رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

الفضل

چندہ ممالک غیر سے سات روپے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیانے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام مسیح موعود)

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۵ | ۲۹ ستمبر ۱۹۱۷ء | شنبہ | مطابق ۱۱ ذوالحجہ ۱۳۳۵ ہجری | نمبر ۲۶

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنے ایک مکتوب میں عاجز کو تحریر فرمایا کہ اخبار میں شائع کر دیا جائے کہ میری طبیعت اچھی ہے اور صحت ترقی کر رہی ہے فالحمد للہ

۲۶ ستمبر کو شملہ پر منشی غلام نبی صاحب کو بذریعہ تار بلایا گیا ہے چونکہ جلسہ احمدیہ شملہ درپیش ہے۔ غالباً حضرت کی تقریر لکھینگے

نماز عید حضرت قاضی سید امیر حسین صاحب نے مسجد اقصیٰ میں پڑھائی ۱/۲ ۹ بجے نماز ختم ہوئی ۱۰ بجے تک خطبہ پھر ۳ بجے جمعہ پڑھا ۲۶، ۲۷، ۲۸ کو مطلع بالکل صاف رہا۔

بوجہ عید اضحیٰ بمشکل آٹھ صفحہ کا اخبار تیار ہو سکا ہے۔ دوسرے اخبار تو بالکل ہی نعلیں منایا کرتے ہیں۔

کچھ دنوں سے مولوی ابو المنیف محمد حنیف خان صاحب سلطانپوری

اخبار احمدیہ

سفر شملہ

مسئلہ کفر و اسلام

۱۸ ستمبر۔ آج صبح مسئلہ کفر و اسلام پر گفتگو تھی۔ حضرت نے جو کچھ فرمایا اس میں سے ایک حصہ کا مفہوم یہ تھا کہ :-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے من قال لا الٰہ الا اللہ فدخل الجنۃ۔ اور حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے۔ کہ میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا۔

اب جس طرح رسول اللہ کے کلام میں لا الٰہ الا اللہ کے اندر ہی محمد رسول اللہ داخل ہے۔ اسی طرح مسیح موعود کے کلام میں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اندر ہی مسیح موعود پر ایمان لانا داخل ہے۔ حقیقتاً وہی شخص لا الٰہ الا اللہ پر صحیح ایمان رکھتا ہے جو محمد رسول کی رسالت کا قائل ہے۔ اور حقیقتاً محمد رسول اللہ کی رسالت پر وہی شخص ایمان رکھتا ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانی پر برنگ مسیح موعود ایمان رکھتا ہے۔

حضرت کی طبیعت اچھی رہی۔ سلسلہ کی بہتری کے متعلق بعض امور پر مشورہ ہو رہے ہیں

۱۹ ستمبر آج حضرت سیر کے لئے ایک وادی میں جو Annandale کے نام سے مشہور ہے تشریف لے گئے۔ ابھی تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے ... اچھی ہے۔ بابو فضل احمد صاحب کلرک کیمپ کوہ بنوں بھی تشریف لے آئے ہیں۔ یہ مقام نہایت عمدہ سیرگاہ ہے۔ وسط میں ایک وسیع میدان جس پر سبزہ کا مخملی فرش بچھا ہے۔ گرداگرد اونچے سرو قد سبز پوش شجران کو ہی بطور محافظان سرکار

کھڑے ہیں - ایک پہلو پر میوہ جات بادام اخروٹ انگور وغیرہ کا باغ ہے - دوسری طرف نشستگاہیں بنی ہوئی ہیں - یہ میدان دراصل کھیل کا میدان ہے اور یہ نشستگاہیں تماش بینوں کے بیٹھنے کی جگہ ہیں - مگر آج خدا نے چاہا کہ مسیح موعود کا موعود بیٹا اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ کا پیشرو وامام اپنے خدام کے ساتھ اس جگہ اللہ تعالیٰ کے عتبہ عالیہ پر سر نیاز خم کرے - اور اپنی قوم کے لئے دعا کرے چنانچہ ظہر و عصر کی نماز اپنے اپنے وقت پر باجماعت وہاں ادا کی گئی -

بارش خوب اور شدت سے ہو رہی ہے -

۲۱ - ستمبر - حضرت اقدس کی طبیعت اللہ کے فضل سے اچھی ہے - انجمن شملہ کا انگریزی اشتہار و ٹریکٹ داخلہ بھی چھپ چکے ہیں -

خطبہ جمعہ حضرت نے نماز جمعہ بدستور شہزادہ بہادر واسدیو کی کوٹھی پر پڑھائی خطبہ جمعہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کی کہ دنیا اس وقت سامانوں پر جھکی ہوئی ہے اور بعض سامانوں کو ہی سب کچھ سمجھتی ہے اور قرآن کریم گو ہم کو سامانوں کے استعمال سے نہیں روکتا مگر فرماتا ہے - سامانوں کے پیدا کرنے والے پر ہی توکل رکھو - حضرت نے سورۂ ق رکوع ۲ سے

ولقد خلقنا الانسان ونعلم ما توسوس به نفسه ونحن اقرب اليه من حبل الوريد

کی تلاوت فرمائی - اور فرمایا اس میں آریہ سماج کا بھی رد ہے - کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کو خالق نہیں مانتے - جو ان کا پیدا کرنے والا ہی نہ ہو وہ بھلا اس کی ضروریات کا کیونکر عالم ہو سکتا ہے - اور اس کے لئے سامان کیونکر بہم پہنچا سکتا ہے -

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ہم نے انسان کو پیدا کیا - ہم اس کے دل کی باتوں کو جانتے ہیں اس کے قلب کے وساوس کا علاج ہم کو معلوم ہے - اور ہم اس کا اصل سہارا ہیں - اقرب کو ظاہر پر محمول نہ کرنا چاہئے بلکہ اس کے اصل معنی ہیں :-

اصل سہارا اور علاج ہم ہیں - ہم سے ذرا قطع تعلق ہوا تو انسان مر گیا -

پس سامان کرو - مگر توکل اللہ پر رکھو - اس وقت سیاسات کے دلدادہ لوگ محض سامان پر ہی ترقی کا مدار رکھتے ہیں - اور مجھ سے بھی پوچھتے ہیں کہ اب کیا کریں - مگر میں کہتا ہوں کہ سنو ! دنیا کے حصہ کثیر کا مذہب انشاء اللہ احمدیت ہوگا - اور جو بھی حکومت ہوگی - وہی احمدی ہو جائیگی -

تم محض سامان پر نہ جھکو - اللہ پر توکل کرو -

نماز جنازہ نماز جمعہ کے بعد اہلیہ مفتی فضل الرحمن صاحب اور بابو الٰہی بخش صاحب کے جنازہ غائب پڑھے گئے

دعوت آج ۶ بجے شام بابو برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ کے ہاں دعوت تھی - بابو صاحب انجمن احمدیہ شملہ کے روح رواں اور نہایت مخلص انسان ہیں - اللہ تعالیٰ ان پر اور ان کے متعلقین پر بہت بہت فضل کرے -

انجمن احمدیہ شملہ کے اعلان پر کہ آریہ و عیسائی مذہب سے اسلام کا مقابلہ کیا جائیگا - اور ان مذاہب کے قائمقاموں کو گفتگو کا موقعہ دیا جائیگا - بابو عبدالحق صاحب سکرٹری غیر از جماعت افراد نے بھی گفتگو کی اجازت مانگی - اور ہمیں دیکھنا ہے کہ وہ عیسائیوں کی طرف سے بات کریں گے یا آریوں کی طرف سے -

۲۲ - ستمبر - حضرت اقدس کی صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے - حکیم محمد حسین صاحب قریشی اصلاح اقوام جرائم پیشہ کے متعلق ضروری تحقیقات کر کے حسب الحکم حضور حاضر شملہ ہو گئے ہیں - اور کاغذات پیش کریں گے - سرکار نے جو کام اصلاح اقوام جرائم پیشہ کا ہمارے سپرد کرنے کی منظوری دی ہوئی ہے - اور جس کے لئے بوجہ اہم ہونے کے بہت اخراجات کی ضرورت ہے انشاء اللہ بعد اطمینان اب جلد شروع کیا جائیگا -

ولادت جناب ڈاکٹر سید غلام حسین صاحب کپتان خادم حصار کے یہاں ۱۹ - ستمبر کو فرزند نرینہ متولد ہوا - احباب لڑکے کے صاحب عمر - متقی اور مخلص احمدی ہونے کی دعا فرمائیں -

فہرست نومبائعین

یہ نمبر شمار جنوری ۱۹۱۷ء سے شروع ہوتا ہے مگر اسے بالکل مکمل نہ سمجھنا چاہیئے - بعض ایسے لوگ جو قادیان آ کر بیعت کرتے ہیں - ان کے نام محفوظ رکھنے کی اس وقت تک کوئی مناسب تدبیر نہیں کی گئی - پھر بعض ڈاک کے ذریعہ بیعت کرنے والوں کے نام بھی مہتمم ڈاک کی فہرست سے کسی نہ کسی باعث سے رہ جاتے ہیں - دفتر الفضل کو جس قدر نام مہیا ہو سکتے ہیں - ان کو شائع کر دیا جاتا ہے - اور الفضل کا یہ نمبر شمار ہے - ایڈیٹر

نمبر	نام	مقام
۹۸۵	اہلیہ الٰہی بخش صاحب	سیالکوٹ
۹۸۶	اہلیہ فضل الدین صاحب	"
۹۸۷	میاں سوہنا صاحب	گوجرانوالہ
۹۸۸	" عیسیٰ صاحب	"
۹۸۹	" نواب صاحب	"
۹۹۰	چودھری عمرالدین صاحب	لاہور
۹۹۱	عمرالدین صاحب	لائلپور
۹۹۲	چودھری امیر صاحب	لاہور
۹۹۳	سید غلام جواد شاہ صاحب	سیالکوٹ
۹۹۴	غلام محمد صاحب	لاہور
۹۹۵	یوسف علی صاحب	گورداسپور
۹۹۶	منشی ہاشم خاں صاحب	پشاور
۹۹۷	محمد عبدالرحیم صاحب	ایٹہ
۹۹۸	مستری محمد دین صاحب	بھیرہ
۹۹۹	منشی اللہ دتا صاحب	گوجرانوالہ
۱۰۰۰	ابراہیم عبدالغفور صاحب	بمبئی
۱۰۰۱	قتال صاحب	یادگیر
۱۰۰۲	محمد سرور صاحب	"
۱۰۰۳	شیخ داؤد صاحب	"
۱۰۰۴	عبداللہ صاحب	"
۱۰۰۵	بیجا صاحب	"
۱۰۰۶	محمد قاسم صاحب	"

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۲۹ ستمبر ۱۹۱۷ء

کیا لینا چاہتے ہو؟

تریاق یا زہر

(نہایت مبارک قلم سے نکلا ہوا مضمون)

ایک زمانہ آتا ہے جب غریب چندہ دیں گے اور کوئی نہ لیگا آج مانگ کر لیا جاویگا۔ پس ثواب کا موقعہ جانے دو یہ جنگ ایک عذاب ہے۔ مگر محنت کرنے والوں کے لئے رحمت بھی ہے۔ اگر یہ خطرات نہ ہوتے تو یہ عزت بھی نہ ہوتی۔ صحابہ کو دیکھ لو ان کو اس قدر بڑا کس چیز نے بنایا۔ ان کی قربانیوں نے اگر اسلام کے راستہ میں وہ تکالیف نہ ہوتیں جو پیش آئیں تو ابوبکرؓ ابوبکرؓ عمرؓ عمرؓ عثمانؓ عثمانؓ۔ علیؓ علیؓ۔ طلحہؓ طلحہؓ۔ زبیرؓ زبیرؓ۔ سعدؓ بن وقاص سعدؓ بن وقاص۔ ابو عبیدہؓ ابو عبیدہؓ۔ خالدؓ خالدؓ معاذؓ معاذؓ۔ عبادہؓ ابن الصامت عبادہؓ ابن الصامت ابو ایوبؓ ابو ایوبؓ کیونکر بنتے۔ یہ بڑی مشکلات اور قربانیوں کا ذریعہ ہے۔ مگر بڑے انعامات اور ترقیوں کا بھی ہے۔ آج بزدل اور بہادر سچے اور جھوٹے منکبر اور صاحب وفا۔ کم ہمت اور اولوالعزم بے وفا اور با وفا لالچی اور سیر چشم۔ بخیل اور سخی دنیا کی محبت کرنے والے اور دین پر جان نثار کرنے والے۔ شیطان کے دوست اور خدا کے محب کے امتحان اور امتیاز کا زمانہ ہے۔ پس جو اس امتحان میں کامیاب ہوگا وہی حقیقی خوشی کو حاصل کرے گا۔ اور جو آج ناکام رہیگا اس کے لئے کہیں کوئی ٹھکانا نہیں۔ نہ اس دنیا میں نہ اگلے جہان میں۔

آج اسلام کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔ اور اسلام کی آواز کا جواب دینا تمھارے اختیار میں ہے۔ چاہو تو اس کو رد کردو۔ چاہو قبول کرلو۔ خدا تعالیٰ نے یہ مشکل کام تمھارے سپرد کیا ہے۔ اور تمھارے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ یا آج موقعہ کے مناسب قربانی کرکے خدا کا قرب حاصل کرو۔ یا اس بوجھ کے نیچے سے کندھا نکال کر ہمیشہ کی ذلت خرید لو۔ اس کے سوا درمیانہ راستہ نہیں۔ کسی تردد کا وقت نہیں۔ زہر اور تریاق آج یہی دو چیزیں ہیں۔ جو چاہے زہر کا پیالہ پئے۔ اور جو چاہے تریاق کا۔ ان دونوں میں ایک چیز ضرور پینی پڑیگی۔ دائمی زندگی اور دائمی موت میں سے ایک چیز اختیار کرنی پڑیگی اور یہ ہر ایک انسان کا اپنا کام ہے کہ ان دونوں میں سے جو کچھ چاہے چن لے۔

میں آپ لوگوں کو جانتا ہوں۔ اور یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ آپ کا کیا جواب ہوگا۔ یہی کہ ہم زہر کے لئے نہیں۔ بلکہ تریاق کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ ہمارے لئے دائمی زندگی مقدر ہے نہ کہ ہمیشہ موت ہمارے دشمن کو شیطان کے ساتھ صلح کرنے دو ہم تو اپنے خدا کو کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ میں ایک اور ایک دو کی طرح یقین کرتا ہوں کہ سوائے ان کمزور طبع لوگوں کے جو ہمیشہ سے راستبازوں کی جماعت میں ملے رہتے ہیں آپ سب کا یہی جواب ہوگا اور یہی ہونا چاہیئے۔

یہی وقت ہے

مندرجہ بالا مضمون کا ایک ایک فقرہ۔ اور ایک ایک لفظ اس قابل ہے کہ خدا تعالیٰ کی اس برگزیدہ جماعت کا ہر ایک فرد جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام پر احمدی کہلاتی ہے۔ آویزہ گوش ہوش بنائے۔ اور عملی طور پر لبیک کہتا ہوا۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔ کہ آج اس کے بڑھنے کے لئے میدان کھلا۔ اور عرصہ عمل فراخ و وسیع پڑا ہے۔ اور یہی اس کے امتحان اور آزمائش کا وقت ہے۔ اس میں اگر اس نے دل و جان سے سعی اور کوشش کی اور اپنی تمام طاقت اور ہمت کو لگا دیا تو پاس ہوگیا لیکن اگر سستی اور کاہلی اختیار کی اور اس وقت کو رائیگان جانے دیا تو ناکام رہ گیا۔ اور اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ پھر ایسا موقع کبھی نصیب نہیں ہوگا حتیٰ کہ وہ اس دنیا سے حسرت تاسف ملتا ہوا گذر جائیگا۔ اور اپنے ساتھ رنج و افسوس ناکامی و نامرادی کا اتنا بھاری بوجھ لیجائیگا کہ جو اسے پس مردن بھی آرام نہیں لینے دیگا۔

اس میں شک نہیں کہ موجودہ زمانہ کئی قسم کی مشکلات کا زمانہ ہے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بہادر اور بزدل جواں مرد اور ڈرپوک اچھے اور برے میں امتیاز اور فرق پیدا کرنے والا بھی ایسا ہی زمانہ ہوتا ہے۔ اس قسم کی مشکلات اور تکالیف کسوٹی ہوتی ہیں۔ جو کھرے اور کھوٹے میں تمیز کر دیتی ہیں جن کے دل نور ایمان سے معمور او سینے عشق الٰہی سے بھرپور ہوتے ہیں وہ تو ایسے موقعہ پر کندن کی طرح چمکتے اور جواہر کی طرح دمکتے ہیں۔ لیکن جن کے دلوں میں کجی اور ناراستی کی آشتی ہوتی ہے وہ ظلمت اور تاریکی میں منہ چھپاتے اور لایعنی عذرات اور بیہودہ بہانوں کی بوسیدہ چادر اوڑھے پھرتے ہیں

پس خدایان احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خوش ہو جانا چاہیئے کہ ان کو خدا تعالیٰ نے اپنی قوت ایمانی اور محبت دینی کے اظہار کا موقعہ دیا اور توفیق بخشی ہے کہ وہ اس گنج گرانمایہ کو سمیٹ لیں جس سے ساری دنیا ناواقف اور انجان ہے۔ اور جس کے حاصل کرنے کی سعادت صرف انہیں کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔ لیکن اگر کسی نے سستی کی اور پوری ہمت اور کوشش نہ دکھائی تو مندرجہ بالا مضمون کے ان دردناک اور روح فرسا فقرات کو آنکھیں کھول کر پڑھ لینا اور کان کھول کر سن لینا چاہیئے جو ایک حقیقت ہیں اور خدا رسیدہ بزرگ کے مبارک اور مقدس قلم سے نکلے ہوئے ہیں۔ اور جو کچھ وہ بتا رہے ہیں اس کی صداقت میں ذرہ بھر بھی شک و شبہ کرنا ایک خطرناک نادانی اور جہالت ہوگی۔

پس اے حضرت مسیح موعود کی جماعت کے مخلص فدائیو اور جاں نثارو اٹھو اور اٹھ کر بتا دو کہ ہم دنیا میں دین کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ اسی کی خاطر زندہ رہیں گے اور اسی پر اپنی ہر ایک پیاری سے پیاری چیز حتیٰ کہ جان بھی صدقے کرتے رہینگے۔ ہم مشکلات اور مصائب سے گھبراتے اور بخدہ خاطر نہیں ہوتے بلکہ بڑھ چڑھ کر جوش اور ہمت دکھاتے ہیں

اور دکھاتے رہینگے -

جب ہم اس جوش اور ارادہ کو لیکر اُٹھینگے اور اپنے فعل سے اس کی صداقت کا ثبوت دیدیں گے تو خدا تعالیٰ ہمارے لئے انعام و اکرام کے دروازے کھول دیگا دنیا ہماری پابوسی کریگی - اور فتح ہماری غلام ہوگی -

پس یہی وقت ہے - خدا کی راہ میں جوش دکھانیکا اور یہی وقت ہے اس کی سرکار سے انعام پانے کا - مبارک وہ جو اس سے فائدہ اُٹھاتے - اور وا ویلا اس پر جو اسکو رائگاں جانے دے -

اے خدا ہمیں توفیق بخش کہ تیری راہ میں فدا ہوں اور تیرے لئے سب کچھ قربان کر دیں - کہ یہی وقت ہے جبکہ ہم آنے والی نسلوں کے لئے مثال قائم کر سکتے ہیں اور تجھ سے انعام پا سکتے ہیں -

حدود شرعیہ سے تجاوز

اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی حالت پر رحم کرے - اب وہ شریعت کی قطعاً پروا نہیں کرتے - اور اپنے خیالی منافع کے پیچھے پڑ کر حدود اللہ سے تجاوز کرنے سے ذرا نہیں ڈرتے - وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارا حدود اللہ سے تجاوز کرنا خدا تعالیٰ کی کسی ناراضگی کا موجب نہیں - اور نہ خلاف احکام قرآن ہے بلکہ عین خدا کی رضا جوئی اور اطاعت قرآن ہے -

ہمیں ہمعصر وکیل مورخہ ۱۹ - ستمبر سے یہ معلوم کر کے تعجب اور سخت افسوس ہوا کہ

ایک مسلمان خاتون مسماۃ بی بی صغریٰ مرحومہ صوبہ بہار نے اپنی ساری جائداد قومی خدمت کے لئے وقف کر کے اس کے مصارف کی مدات متعین فرما دی تھیں - اور معتد بہ حصہ ایک اسلامی دینی مدرسہ کے لئے وقف کرتے ہوئے فنون کی تعلیم کی تخصیص کر دی تھی - مگر حدود شرعیہ کی بے پروائی کے باعث ممبران وقف کمیٹی نے یہ رائے پاس کر لی کہ مدرسہ فنڈ سے ایک انگلش سکول قائم ہو چنانچہ ۱۷ ذیقعد کو جناب کلکٹر صاحب بہادر ضلع پٹنہ کے دست مبارک سے باستدعائے سکول کمیٹی سکول کا افتتاح ہو گیا "

ہم انگریزی تعلیم کے مخالف نہیں - بلکہ دل سے چاہتے ہیں کہ مسلمان انگریزی تعلیم حاصل کریں - مگر ہم مسلمانان بہار کے اس فعل کو کبھی پسند نہیں کر سکتے - کیونکہ انہوں نے صریح احکام کلام الٰہی کے خلاف کیا ہے - اور موصیہ کی وصیت کو پس پشت ڈال کر انگریزی تعلیم کے لئے ایک اسکول قائم کرنا چاہا اور کر دیا ہے - ان کے اس فعل کی تلافی اس طرح نہیں ہو سکتی جس طرح انہوں نے کرنی چاہی ہے - کہ مسلمان طلباء کی ایک معین تعداد کے لئے کچھ مراعات بھی رکھی ہیں - کیونکہ خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف کوئی کام کرنا اور اس میں نام نہاد مراعات بھی رکھنا اس گناہ کو کم نہیں کر دیتا

قرآن کریم میں صاف طور پر حکم ہے فمن بدله بعد ما سمعه فانما اثمه على الذين يبدلونه (۲-۷-۲۱) کہ جب کوئی بدل ڈالے اس وصیت کو بعد میں کہ جو اس نے سنا - پس اس کا گناہ انہیں پر ہے جنہوں نے اسے بدلا -

پس یہ بہت بڑا گناہ ہے جو وصیت کو تبدیل کرنے والوں نے کیا ہے - کاش مسلمانوں کے دلوں میں قرآن کریم کی عزت اور خدا تعالیٰ کا خوف باقی ہوتا تو اس طرح کرنے کی جرأت نہ کرتے -

شراب کی تیاری اور غلہ کی بربادی

شراب کے مضر اور نقصان رساں اثرات سے کسی کو انکار نہیں انسانی صحت اور اخلاق کو تباہ و برباد کرنے میں جس قدر دخل اس کو ہے وہ بھی کوئی پوشیدہ بات نہیں - انہیں باتوں سے مجبور ہو کر یورپ کے کئی ایک ممالک میں سرکاری طور پر اس کی بندش کا اعلان کیا گیا ہے - اور بعض ممالک میں اس پر بہت زیادہ محصول اور ٹیکس لگایا گیا ہے - تاکہ گرانی کی وجہ سے بہت کم لوگ کم مقدار میں اسے استعمال کریں - لیکن ان نقصانات کے علاوہ شراب کی روک کے سامان پیدا کرنے کا باعث ایک اور وجہ بھی ہوئی - اور وہ یہ کہ چونکہ شراب کی تیاری میں ایک کثیر مقدار غلہ خرچ ہوتا ہے اور موجودہ حالت میں غلہ کی سخت ضرورت ہے - اس لئے اس کی بندش کی تجاویز عمل میں لائی جا رہی ہیں -

اس بات کے معلوم کرنے کے لئے کہ ایک سال میں شراب کی تیاری میں کس قدر غلہ صرف ہوتا ہے اور لاکھوں انسانوں کے عقلی اور جسمانی قویٰ کو ضرر پہنچانے کے لئے کس قدر افراد کو قوت لایموت سے محروم کیا جاتا ہے ایک ڈاکٹر صاحب کے لیکچر سے پتہ لگ سکتا ہے - جو انہوں نے بمبئی میں دیتے ہوئے کہا - کہ

" ایک سال میں بیر شراب کی کشید کی غرض سے جس قدر غلہ ولایت میں صرف ہوتا ہے - اس سے ۲۵ لاکھ آدمیوں کی سال بھر تک بخوبی گذر اوقات ہو سکتی ہے - اور اس مقدار میں اگر وہ غلہ بھی شامل کر لیا جائے جو دوسری قسم کی شرابوں میں صرف ہو جاتا ہے تو مجموعی مقدار ۵۰ لاکھ آدمیوں کے لئے سال بھر تک کافی ہو گی "

ان حالات کو معلوم کر کے اسلام کے اس حکم کی صداقت کیا ہی صاف اور واضح طور پر نظر آتی ہے کہ انما الخمر والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطن فاجتنبوه لعلكم تفلحون (۵-۹۲) کہ شراب اور جوا اور بتوں کے تھان اور تیر جن سے فال لیجائے یہ سب ناپاک ہیں شیطان کے کاموں میں سے - پس اگر تم کامیاب اور بامراد ہونا چاہتے ہو تو ان سے بچو -

کیا ہی بامراد اور بابرکت حکم ہے - کاش کہ اہل دنیا اس پر پوری طرح عمل پیرا ہوں - تا شراب کے بیشمار نقصانات سے نجات پائیں -

حضرت مسیح موعود کا ایک الہام

ایک غیر احمدی صاحب نے اعتراض کیا تھا کہ الفضل کی لوح پر یہ کیوں درج کیا جاتا ہے کہ " دنیا میں ایک نبی آیا الخ " اس کا جواب ۱۸ - ستمبر کے الفضل میں دیا گیا اس پر ایڈیٹر صاحب پیغام

یوں اُٹھے کہ اس سے تو خود حضرت مسیح موعود پر اعتراض پڑتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے تو اس "نبی" لفظ کو کبھی پیش نہیں کیا۔ اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ "ایک قرآت اس الہام میں یہ بھی ہے کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا" اور یہی قرآت براہین میں درج ہے۔ اور فتنہ سے بچنے کیلئے دوسری قرآت درج نہیں کی گئی" (عبارت مسیح موعود منقول از الحکم ۱۷۔ اگست ۱۹۰۶ء مندرجہ پیغام ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

ایڈیٹر صاحب نے یہ عبارت تو پیش کردی مگر آپ یہ نہیں سمجھے کہ جن کے معارضہ میں یہ عبارت پیش کی گئی ہے ان کے خلاف نہیں۔ کیونکہ حضرت اقدس کا یہ ایک نوٹ ہے جو حضور نے اپنے ایک خط کے حاشیہ پر لکھا اور اس وقت لکھا جس وقت آپ نے اپنے اسی مکتوب میں "دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا" کے الفاظ لکھے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جس وقت حضرت اقدس نے یہ خط تحریر فرمایا۔ وہ ایسا وقت آگیا تھا کہ جب فتنہ کا اندیشہ نہیں رہا تھا جس کے باعث حضور نے نبی کی قرأت کی بجائے "نذیر" کی قرأت براہین احمدیہ میں درج فرمائی تھی لیکن اگر اس مکتوب کی تحریر کے وقت بھی براہین کی طرح کا ہی وقت ہوتا تو حضور "نبی" کا لفظ مکتوب میں تحریر نہ فرماتے۔ پس حضرت اقدس کا اپنے مکتوب میں "نبی" کی قرأت کے ساتھ اپنی اس وحی کا درج فرمانا صاف طور پر ثابت کررہا ہے کہ اس وقت وہ خطرہ باقی نہیں رہا تھا جس کی طرف آپ نے نوٹ میں اشارہ فرمایا ہے۔ اب دیکھنا چاہیے کہ ہم کس وقت "نبی" کی قرأت کے ساتھ اس وحی کو لوح پر لکھتے ہیں ظاہر ہے اُس وقت جبکہ حضرت اقدس نے بار بار اپنی نبوت کا اعلان کیا۔ اور اپنی زندگی کے آخری وقت میں بھی اخبار عام کے ایڈیٹر کو یہ الفاظ لکھے کہ "اس نے (خدا نے) میرا نام نبی رکھا ہے۔ سو میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔ میں اس پر قائم ہوں۔ اس وقت تک جو اس دنیا سے گذر جاؤں"

پس چونکہ اب وہ زمانہ ہے جبکہ "نبی" کی قرآت سے کوئی فتنہ نہیں پیدا ہوسکتا جیسے نبی کی دوربین نظر نے دیکھ لیا اور خود اس قرأت کو استعمال کرکے دکھا دیا۔ اس لئے اس کو ہمارا پیش کرنا حضرت مسیح موعود کی عین منشار کے مطابق ہے

سود کے تباہی خیز نقصانات سے بچنے کی کوشش

اسلام دنیا میں امن و امان قائم کرنے صلح و آشتی پھیلانے اور ہمدردی و محبت پیدا کرنے کے لئے آیا تھا۔ اس لئے وہ باتیں جو اس میں حارج ہونے والی ہیں اور جن سے بجائے ہمدردی کے دشمنی۔ بجائے صلح کے ناچاقی اور بجائے امن کے بدامنی پیدا ہوسکتی ہے۔ اس نے ان کو سخت ناپسند کیا اور اپنے پیرووں کو ان سے باز رہنے کی سخت تاکید فرمائی ہے انھیں میں سے ایک نہایت خطرناک اور بے دردی و بے رحمی کے جذبات پیدا کرنے والا فعل سود کا لینا ہے۔ اس سے بیچارے حاجتمند اور نادار لوگوں کا خون اس ظالمانہ طریق سے چوسا جاتا ہے کہ دیکھنے والوں کے کلیجے منہ کو آتے ہیں۔ اس سے احسان و مروت کی گردن پر کند چھری پھیری جاتی ہے۔ اس سے ہمدردی و محبت کے رشتے کو کاٹ دیا جاتا ہے اور اس کے حاصل کرنے میں اس قدر ستم روا رکھا جاتا ہے کہ جس کی تاب نہ لاکر اکثر بدقسمت خودکشی کرکے حرام موت کی نذر ہونے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

انہی خطرناک اور تباہ کن نتائج کی وجہ سے اسلام نے سود کو حرام قرار دیا ہے۔ اور مسلمانوں کو اس کے لینے اور دینے سے سخت منع کیا ہے۔ لیکن جس طرح اسلام کے اور بیشمار پرحکمت و صداقت احکام پر غیر مذاہب کی طرف سے ناجائز اور ناروا اعتراضات ہوئے اسی طرح اس کے متعلق بھی کہا گیا کہ یہ اقتصادی ترقی کے سخت خلاف ہے اس کے بغیر کاروبار ہی نہیں چل سکتا۔ وغیرہ وغیرہ لیکن اب اس کے نقصانات اس حد تک پہنچ چکے ہیں کہ اس کی حدبندی اور روک تھام کے لئے امپیریل کونسل کے ۱۲ ستمبر کے اجلاس میں ہوم ممبر گورنمنٹ ہند سر ولیم ولسنٹ نے تحدید سود کا مسودہ قانون مباحثہ کیلئے پیش کیا ہے۔ اس جدید قانون کا منشا یہ ہے کہ عدالتوں کو اس امر کا اختیار دیا جائے کہ جہاں وہ شرح سود کو زیادہ پائیں۔ وہاں دائن اور مدیون یا راہن و مرتہن میں کم شرح سود پر معاہدہ کرادیں۔ اور جس قدر سود موزوں و مناسب ہو اس پر فیصلہ کریں۔ نیز صحیح طور پر یہ معلوم کریں کہ کتنی رقم ادا کردیگئی ہے۔

اگرچہ اس قانون کا حلقہ اثر کچھ زیادہ وسیع نظر نہیں آتا تاہم پہلی حالت کی نسبت غنیمت ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ جب سود کے تباہ کن نتائج بغیر کسی قسم کے شک و شبہ کے ہویدا ہورہے ہیں تو کوئی ایسی تجویز کی جاتی جس سے اس کا بالکل ہی قلع قمع ہوجاتا۔ اور غریب و مفلس لوگوں کو اس بلائے بے درمان سے کلی نجات مل جاتی لیکن مشکل یہ ہے کہ بعض مذاہب ایسے بھی ہیں جو اس کو کسی نہ کسی حد تک جائز اور روا رکھتے ہیں۔ چنانچہ امپیریل کونسل کے ایک رکن آنریبل مسٹر مالوی نے اسی قانون کے متعلق بحث کے دوران میں کہا کہ ہندو شاستر ۵ روپیہ فیصدی تک سود جائز ٹھہراتے ہیں اور نا اندازہ زائد ۲۵ فیصدی تک اس میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ اس سے زیادہ سود ہندو شاستروں کی رو سے بھی منع ہے۔ اس قسم کے حالات کے ماتحت کسی ایسی تجویز یا قانون کا پاس ہونا جس سے سود کا لین دین بالکل بند ہوجائے نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے تاہم اسلام نے سود کی جو ممانعت کی ہے اس کی صداقت کے اعتراف میں کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ کیونکہ اس کو جائز اور روا رکھنے والے مذاہب کے پیرو بھی اس کی مضرت اور نقصان رسانی کا اعتراف کررہے ہیں اور اس کے ازالہ کے لئے کوشش میں مصروف ہیں۔ لیکن اصل میں پوری پوری کامیابی اسی صورت میں ہوسکیگی جو کہ اسلام نے بتائی ہے۔ کہ لاتاکلوا الربوا اضعافاً مضعفۃ۔ سود کو نہ کھاؤ۔ بڑھا چڑھا کر۔ کیوں اس لئے کہ:۔

احل اللہ البیع وحرم الربوا۔ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے۔ اور سود کو حرام

ذو الفقار کے امام زمان نمبر پر ایک نظر

نمبر ۱

(جناب منشی خادم حسین صاحب کے قلم سے)

ایڈیٹر صاحب ذو الفقار نے ۹ - جون ۱۹۱۷ء کا پرچہ شیعوں کے امام مہدی کی ولادت کی تقریب پر جو بقول اُن کے ۱۵ ماہ شعبان ۲۵۵ھ ہجری کو ہوئی تھی خاص طور پر نکالا اور اس کا نام "امام زمان نمبر" رکھا - لازم تو یہ تھا کہ وہ اپنے امام صاحب کے حالات و کمالات کا اظہار فرماتے - جیسے دوسرے لوگ میلاد نمبر اور رام نمبر اور دیانند نمبر نکالتے اور اُن میں نظم و نثر میں اپنے پیشواؤں کے کارنامے دکھلاتے ہیں - لیکن ایڈیٹر کو جو للّٰہی بغض سلسلہ عالیہ احمدیہ اور اس کے بانی علیہ السلام سے ہے اس نے آپ کو ایسا مغلوب کر رکھا ہے کہ بہت مختصر تمہید کے بعد آپ نے روئے سخن ہمارے حضرت صاحب کی طرف کر دیا - اور جو جی میں آیا لکھ مارا اس واسطے مناسب معلوم ہوا کہ اس امام نمبر کے صلہ میں بھی کچھ ان کی آؤ بھگت کیجائے

قولہ - تیرہ سو برس کے قلیل عرصہ میں سینکڑوں ہی مہدی کاذب پیدا ہوئے خدا جانے ابھی اور کتنے ہونگے -

(ذو الفقار ۹ - جون ۱۹۱۷ء صفحہ ۲ کالم نمبر ۱)

اقول - ایڈیٹر صاحب نے دراصل چوٹ تو کی ہے ہمارے مسیح موعود و مہدی مسعود قادیان علیہ الصلوٰۃ والسلام پر - مگر یہ نہ سمجھے کہ خیر سے اس کے بڑے اور پہلے نشانہ خود شیعہ صاحبان ہیں - کیونکہ اکثر مدعیان مہدویت و امامت بنی ہاشم اور اولاد جناب علی علیہ السلام سے اور سادات حسنی و حسینی ہی ہوئے ہیں - جن کی حمایت و تابعداری کا شیعوں کو بڑا ناز ہے - اور جس قدر اس خاندان سے مدعیان مہدویت پیدا ہوئے ہیں - اور وہ بھی پہلی صدی اور دوسری صدی میں - اس قدر دوسرے لوگوں میں سے اس ہزار گیارہ سو برس کے اندر شاید ہی ثابت ہو سکیں - یہاں پر ہم [illegible] چند صاحبان کے ذکر پر ہی اکتفا کرتا ہوں - ناظرین غور سے مطالعہ فرمائیں -

۱ - تاریخ اسلام کی ورق گردانی سے معلوم ہوتا ہے کہ سب سے پہلے مہدویت کا سہرا جناب محمد بن حنفیہ فرزند جناب علی علیہ السلام کے سر پر باندھا گیا ہے - چنانچہ مختار بن ابی عبید ثقفی کے حالات میں کتب رجال شیعہ میں بھی لکھا ہے - المختار ھو الذی دعی الناس الی محمد بن علی بن ابی طالب ابن الحنفیۃ وسمو الکیسانیۃ وھم المختاریۃ - توضیح المقال - فی علم الرجال مطبوعہ طہران صفحہ ۲۹۸ - یعنی مختار وہ ہے جو لوگوں کو محمد بن علی بن ابی طالب کیطرف بلاتا تھا - جو حضرت حنفیہ کے بطن مبارک سے ہیں - اور اُن کا نام کیسانی ہوا اور وہ مختاریہ ہیں - پھر مذکور ہے کہ مختار نے شیعیان کوفہ سے کہا کہ تم میں سے بعض میری بات کی تصدیق کے لئے امام مہدی کے پاس گئے تھے - اور انھوں نے میری تصدیق کر دی فرحلوا الی الامام المھدی فسألوہ عما قدمت بہ علیکم فنباھم انی وزیرہ وظھیرہ ورسولہ

تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۴ صفحہ ۹۰ مطبوعہ مصر ۱۳۰۱ھ

اب فرمایئے یہ محمد بن حنفیہ سچے مہدی تھے یا کاذب اگر وہ سچے تھے تو تمہارے بارہویں امام پھر کیسے مہدی ہوئے - کیونکہ سچا مہدی تو بقول آپ کے صرف ایک ہی ہے - اگر کاذب تھے تو بتلاؤ جھوٹے مہدیوں کی بسم اللہ کس خانوادے سے ہوئی ؟

۲ - مختار بن ابی عبید ثقفی بھی مدعی امامت ہوا اور آپ جانتے ہیں یہ مختار کون ہے - یہ وہ جاں نثار ہے کہ جس کے بار احسان و امتنان سے شیعہ کبھی سبکدوش نہیں ہو سکتے - چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام فرماتے ہیں نانہ قتل قتلتنا وطلب بثارنا وزوج اراملنا وقسم فینا المال علی العسرۃ توضیح المقال صفحہ ۲۶۰ و رجال الکشی مطبوعہ بمبئی صفحہ ۸۳ ترجمہ مختار

ایک دفعہ مختار نے بیس ہزار اشرفی امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں بھیجی تھی - وہ آپ نے قبول کر لی - اور جناب عقیل بن ابی طالب اور دوسرے بنی ہاشم جن کے گھر گرے ہوئے تھے بنوا دیئے - پھر دوسری دفعہ اس نے چالیس ہزار دینار بھجوائے بعد اس کے اس دعوے کے جو اس نے کیا - فردّھا ولم یقبلھا رجال کشی صفحہ ۸۵ تو پھر آپ نے یہ رقم کثیر واپس فرما دی اور قبول نہ کی - اس سے پہلے ایک روایت میں ہے کہ امام عالیمقام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا الا اقبل ھدایا الکذابین رجال کشی صفحہ ۸۴ کہ میں کذابوں کے ہدیے قبول نہیں کرتا - اللّٰھم صل علی محمد وعلی آل محمد

مورخین اسلام لکھتے ہیں کہ وکان المختار بن ابی عبید ثقفی الکذاب قد ظھر بالعراق والتفت الیہ الشیعۃ وکان یدعی ان جبرئیل ینزل علیہ تاریخ خمیس صفحہ ۳۴۴ یعنی مختار ثقفی وہ مشہور کذاب ہے جو عراق میں ظاہر ہوا تھا - اور شیعہ اس کی طرف متوجہ ہو گئے تھے - اور وہ کہتا تھا کہ مجھکو وحی ہوتی ہے -

۳ - زید بن علی بن حسین بن علی علیہم السلام - امام حسین علیہ السلام کے پوتے اور امام زین العابدین علیہ السلام کے فرزند دلبند مدعی امامت ہوئے آج بھی ملک یمن میں شیعہ زیدیہ موجود ہیں - اور انھیں زید علیہ السلام کو امام زین العابدین علیہ السلام کے بعد امام برحق مانتے ہیں واختلف الروایات فی امرہ فبعضھا یدل علی ذمہ بل کفرہ لدعواہ الامامۃ بغیر حق (مجمع البحرین مطبوعہ ایران زیر لفظ زید صفحہ ۲)

شیعہ محقق لکھتا ہے کہ زید کے بارہ میں روایات مختلف وارد ہیں جن میں سے بعض ان کی مذمت پر دلالت کرتی ہیں - بلکہ نعوذ باللہ کفر پر کیونکہ امام نہ تھے اور ناحق امامت کا دعویٰ کر دیا -

۴ - محمد و ابراہیم پسران عبد اللہ المحض - یہ دونوں بزرگوار امام حسن علیہ السلام کے پڑپوتے ہیں دونوں صاحبان کی نسبت علیحدہ علیحدہ مختصر حال ایک بڑے محقق شیعہ کی کتاب سے لکھا جاتا ہے -

"محمد بن عبد اللہ از عظمائے بنی ہاشم بود و ہمگی باو مستظہر بودند - و اکابر زمان او را مہدی مے گفتند - الخ (مجالس المومنین - قاضی نور اللہ شوستری مجلس ششم صفحہ ۱۶۳ مطبوعہ ایران) یعنی محمد بن عبد اللہ بنی ہاشم میں بڑے گرامی قدر تھے - اور سب کے سب اُن کے زیر سایہ رہتے اور اس وقت کے بڑے بڑے لوگ ان کو مہدی کہتے تھے -

«چون ابراہیم) خروج کرد بسیارے از اکابر چوں امام اعمش و عمار بن منصور با وبیعت کردند و بصحت پیوستہ کہ ابو حنیفہ کوفی نیز در بیعت او بود۔ بخروج با وے و بنصرت و معاونت وے فتویٰ مے داد» مجالس المومنین

یعنی جب ابراہیم نے خروج فرمایا تو بہت سے اکابر زمانہ آپ کے حلقہ بیعت میں آ گئے۔ مثلاً امام اعمش اور عمار بن منصور۔ اور یہ بھی صحیح ہے کہ امام اعظم کوفی علیہ الرحمۃ نے بھی ان کی بیعت کی تھی۔ اور وہ لوگوں کو فتویٰ دیتے تھے کہ ان کے ساتھ ہو کر خروج کرو اور ان کے مددگار و معاون بن جاؤ۔

۵ اس زمانہ میں دو شخص محمد علی باب اور بہاء اللہ بانیان مذہب باب و بہائی پیدا ہوئے۔ تو کہاں سے؟ ایران کی شیعہ خیز اور تشیع ریز زمین سے جو کہ در اصل خود پہلے شیعہ اثنا عشریہ تھے اور جن کے باپ دادا بھی شیعہ راسخ الاعتقاد تھے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں ایرانی شیعوں نے اپنے خاندانی مذہب کو خیر باد کہہ کر ان جدید مذہبوں کو قبول کر لیا۔ مظفر الدین شاہ [illegible] ایران نے ان کے گاؤں کے گاؤں تباہ کرا دیئے۔ نہایت بے رحمی سے ان کو قتل کیا۔ اور شیعہ مجتہدوں نے تشیع کی ڈوبتی کشتیا بچانے کی بہت سخت جد و جہد کی بابیوں پر کفر کے فتوے لگائے اور ان کا خون روا رکھا گیا۔ میں نے علامہ شیخ عبد العلی صاحب ہروی سے سنا کہ ہر ایک ایرانی شیعہ کو حکم تھا کہ جہاں کسی بابی کو پاؤ وہیں اس کو قتل کردو۔ غرض بادشاہ اور علماء دین کی متفقہ کوشش و سعی بلیغ نے جنگ و جدل و جہاد کے ذریعہ ان دشمنان دین و ملت کی بیخ و بنیاد نکال دینے اور ان کے گھر بار برباد کر دینے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا گیا۔ باپ بیٹوں کی زہریلی نگر دلفریب تعلیم کا یہ اثر ہے کہ ہزاروں لاکھوں ایرانی گو سوسائٹی کے دباؤ سے بظاہر شیعہ۔ مولائی و فدائی ہیں لیکن در باطن وہ بابی اور بہائی مذہب کے شیدائی ہیں۔

۶۔ جعفر کذاب۔ آپ جانتے ہیں یہ صاحب کون ہیں۔ غایۃ المقصود میں دیکھا ہوگا۔ یہ گیارہویں امام حسن العسکری علیہ السلام کے سگے بھائی اور امام مہدی کے سگے چچا ہیں۔ اپنے بھائی کے فوت ہو جانے کے بعد اُنھوں نے اپنے آپ کو وارث امام ظاہر کیا۔ خود مدعی امامت ہوئے۔ اس واسطے شیعوں نے ان کو کذاب کا خطاب عطا فرمایا۔ امام حسن عسکری کی وفات کے موقعہ پر لکھا ہے کہ:۔

«پس در ہماں سال (۲۶۰ھ) آنحضرت وفات فرمودند و شیعہ دیار ان وے متفرق گردیدند۔ پس پارۂ ایشاں خود شاں را بجعفر منسوب کردند و پارہ بہ شک و ریب افتادند الخ» بحار جلد ۱۳ فارسی مطبوعہ ایران صفحہ ۷۹

ایڈیٹر صاحب کی نرالی منطق میں اگر اس تیرہ سو برس کے قلیل عرصہ میں کسی مدعی مہدویت کا پیدا ہونا اس کے کاذب ہونے کی دلیل ہے تو پہلے وہ اپنے ہاں کے مدعیان امامت و کذابین کا جائزہ لے لیں اور پھر ان کے امام زماں و مہدی بھی تو اسی عرصہ میں پیدا ہو چکے ہیں۔ کاش کہ وہ اپنے سچے اور دوسرے مدعیان کے جھوٹا ہونے کا کوئی معیار مقرر فرما دیتے۔ جس سے عام اہل اسلام کو خود آپ ہی پتا لگ جاتا کہ یہ مدعی سچا اور یہ جھوٹا ہے۔ اگر ایڈیٹر صاحب کو اپنے امام مہدی کا کوئی مقرر کردہ معیار معلوم ہو تو اس سے ضرور مطلع فرمائیں۔

نظم

خدا کا خوف

(نتیجۂ فکر جناب میر حامد شاہ صاحب سیالکوٹی)

خدا کے خوف آ دل میں سما جا
جو ما فیہا کا خطرہ ہے مٹا جا
بہر حالت تو ہو نگران میرا
مرے ہر عضو پر پہرا بٹھا جا
تو ہر نیکی کی جڑ اے اتقا ہے
مرے دل میں تو اس جڑ کو لگا جا
ستاتا ہے مجھے یہ نفس کج رائے
تو اس ٹیڑھے کو خوش سیدھا بنا جا
تمیز نیک و بد کا سب ہے جھگڑا
تو آ کر درمیاں جھگڑا مٹا جا
ترے آنے سے ہے امن و حفاظت
کھلے در ہیں مرے گھر کے تو آ جا
مرے گھر پر ہو تیری بادشاہی
خدا کے نام کا سکہ بٹھا جا
مرے گھر سے تو ہر ظلمت کو کر دور
چراغ نور ایماں کو جلا جا
عزیزوں کا محافظ ہو تو ہر دم
تو ان کو خواب غفلت سے جگا جا
رہیں ہر دم ترے دامن سے بستہ
دلوں میں ان کے لگن اپنی لگا جا
مری اولاد کا تو رہنما ہو
انھیں راہ سلامت پر چلا جا
ترے آنے سے باطل بھاگتا ہے
طریقہ پاس حق کا تو سکھا جا
جو تجھ سے دور ہیں ہوں دور مجھ سے
جو تیرے ہیں مجھے ان سے ملا جا
مبارک ہے جو تیرا ہم نشیں ہے
تو میرا ہم نشیں اس کو بنا جا
ہیں بے رونق در و دیوار گھر کے
تو با نقش و نگار ان کو سجا جا
مرا گھر گونج اٹھے نام حق سے
خدا کے نام کا ڈنکا بجا جا
ہمیں منظور ہے بس حق نمائی
تو اس کی شان کا جلوہ دکھا جا
ترے آنے سے ہے اکرام و عزت
تو اکرام کی مسند بچھا جا
خدا کی حمد میں حامد ہو مشغول
تو آ کر اس کو وعظ ایسا سنا جا

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کی قیمت ماہ ستمبر میں ختم ہو جاتی ہے ان کے نام اکتوبر کا پہلا پرچہ وی پی ہوگا۔ پہلے اطلاع دی ہے۔ اب بھی جو صاحب وصول نہ کریں تو قابل افسوس ہوگا۔ وی پی کی واپسی کرکے خواہ مخواہ اخبار کا نقصان [illegible]

ہنگامہ یورپ

اوسٹنڈ پر گولہ باری

۲۲ ستمبر صیغہ بحری اعلان کرتا ہے کہ ۲۰ ستمبر کی رات اور ۲۱ ستمبر کی صبح کو بحری ہوائی جہازوں نے ایونگ سپاڈا پیلوک اور تھوروٹ میں ہوائی جہازوں کے گوداموں۔ تھوروٹ ریلوے سٹیشن اور ڈیلیرڈ ڈی لا برین کے قریب اوسٹنڈ پر کثیر تعداد بم گرائے۔ ایک فلاننگ بوٹ نے دشمن کے کثیر تعداد ہوائی جہازوں کو پسپا کرنے میں مدد دی۔ جنہوں نے ہم پر حملہ کیا تھا ہمارے تمام ہوائی جہاز واپس آگئے۔ ساحل بلجیم پر گشت کرنے والے جہازوں نے آج صبح اوسٹنڈ میں بحری کارخانوں پر گولہ باری کی جس سے قابل اطمینان نتائج برآمد ہوئے ہمارے پٹرولی ہوائی جہاز نے تین ہوائی جہازوں کو گولہ مار کر نیچے گرادیا۔

لنڈن ۲۲ ستمبر صیغہ بحری مظہر ہے کہ جمعہ کی رات کو بحری ہوائی جہازوں نے تھوروٹ اور کورٹمارک ریلوے سٹیشنوں پر بم گرائے اور آگ لگادی۔ انہوں نے ہفتہ کے روز اوسٹنڈ میں کارخانہ جات جہاز سازی پر بھی بم گرائے تمام ہوائی جہاز واپس آگئے۔

بلجیم میں جرمن مظالم

لنڈن ۲۳ ستمبر ڈچ تار خبریں مظہر ہیں کہ بلجینیوں کی جلاوطنیاں اور بلجین کارخانجات فولاد جن میں کو سیرانگ سرمیوز کا مشہور کارخانہ کوکریل بھی شامل ہے کی تباہی پھر شروع کی گئی ہے۔

نائب امیر البحر کا انتقال

لنڈن ۲۴ ستمبر واشنگٹن نائب امیر البحر ایڈ کیپس کے انتقال کا اعلان کیا گیا ہے۔

جرمن لوگوں کو تیار کیا جارہا ہے

لنڈن ۱۲ ستمبر جرمن جنرل اسٹاف کے جنرل بون نگھوون نے ایک پمفلٹ شائع کیا ہے جس میں وہ لکھتا ہے کہ چونکہ دنیا کی پولٹیکل اور اقتصادی حالت صرف اتحادیوں کے

حق میں ہے اس لئے جرمن سپاہی اپنی فتوحات سے فائدہ نہیں اٹھا سکیں گے۔ وہ فنڈ تی طریق جنگ کے اختیار کئے جانے پر اظہار افسوس کرتا ہے۔ لیکن تسلیم کرتا ہے کہ جرمنی کی جارحانہ کارروائی اس قدر کافی زبردست نہ تھی کہ دشمن کو شکست دے سکے۔

جرمن مغربی افریقہ کی مہم

لنڈن ۱۲ ستمبر جنرل بوتھا نے ایک مقدمہ از اولہ حیثیت عرفی میں شہادت دیتے ہوئے کہا کہ جرمن جنوب مغربی افریقہ میں جنگ ملک گیری کی خواہش نہیں کی گئی۔

الحاق کا سوال صلح کی تجاویز پر منحصر ہے۔ اگر جرمن فوراً جنوبی بندرگاہ اور بے تار برقی سٹیشن ہمارے حوالے کردیتے تو ہم آگے حرکت نہ کرتا کیونکہ امپیریل گورنمنٹ نے مجھے انہیں کو حاصل کرنے کے لئے کہا ہوا تھا۔

سپین میں ریلوی تصادم

لنڈن ۲۳ ستمبر میڈرڈ اوون کی آنی والی ایک میل ٹرین کی ایک دوسری ٹرین کے ساتھ ٹکر ہوگئی۔ ۱۳ اشخاص ہلاک ہوئے اور ۲۷ مجروح ہوئے۔

روس میں صورت معاملات

لنڈن ۲۳ ستمبر پیٹروگراڈ نیم سرکاری طور پر بیان کیا جاتا ہے کہ چونکہ مزدوروں کی بڑی ضرورت ہے اور ان آدمیوں کو جو بہت بوڑھے ہیں یا زخموں کی وجہ سے ناکارہ ہوگئے ہیں۔ واپس بلایا جانا مناسب ہے۔ اس لئے فوج میں تخفیف کئے جانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ فوجی سپاہیوں کے پسماندگان کے الاؤنسوں میں بھی بھاری تخفیف کئے جانے کی امید ہے۔

لنڈن ۲۳ ستمبر پیٹروگریڈ۔ موسیو کرینسکی نے جو ہیڈکوارٹرز میں ہے موسیو ٹریسینکو کو نائب سرلؤ وزارت بنانے کی ہدایت کی ہے جو غالباً ڈیموکریٹک کانفرنس کے اجلاس سے پیشتر مکمل ہوجائیگی۔

غرقابی

صیغہ بحری اعلان کرتا ہے کہ ایک جرمن آبدوز کشتی نے رودبار کے ایکسانے میں ایک برطانوی تباہ کن جہاز کو تارپیڈو مار کر غرق کردیا ۵۰ آدمی بچ گئے۔

ہندوستان کی خبریں

ریلوے لائن ٹوٹ گئی

الورمیں دہلی اور باندی کوئی کے درمیان ریلوے لائن بہ گئی۔ غالباً چند روز تک ٹرینوں کی آمدورفت رکی رہیگی۔ پاٹلی اور خلیل پور کے درمیان بھی لائن ٹوٹ گئی ہے۔ دہلی اور ریواڑی کے درمیان ٹرینوں کی آمدورفت تا اطلاع ثانی بند کی گئی ہے۔

سر جیمیس میسٹن کا دورہ

۳ اکتوبر کو سر جیمس میسٹن صاحب لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ نینی تال سے ایک مختصر سے دورہ پر تشریف لے جائینگے اور ۴ اکتوبر کو کوٹ دوارہ پہنچیں گے۔ وہاں سے روزانہ کوچ کرکے ۱۱ اکتوبر کو پاوری پہنچیں گے ۱۲ اکتوبر کو پاوری سے روانہ ۱۳ اکتوبر کو آپ بدایوں پہنچیں گے اور ۱۴ اکتوبر کی شام کو وہاں سے روانہ ہوکر ۱۵ اکتوبر کو نینی تال پہنچ جائیں گے۔

لنڈن سے خوشخبری

محبان اسلام یہ خبر سنکر خوش ہونگے کہ اس ہفتہ میں ایک مکان کے پانچ اشخاص نے جن کے ساتھ سلسلہ گفتگو ملاقات اور خط وکتابت ہے۔ حضرت مکرم مفتی صاحب کے وعظ پر آنحضرت محمد صلی اللہ علیہ کی نبوت کی تصدیق کی۔ ان کے پہلے نام مسز جارج مس جارج۔ مس ملی۔ مسز ڈوبس اور مسز نٹ مین ہیں۔ اور اسلامی نام مریم۔ معصومہ۔ مبارکہ۔ عائشہ۔ اور برکت رکھے گئے۔

ایسا ہی ایک اور معزز لیڈی مسز کریز نے میرے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد تصدیق نبوت رسول پاک محمد مصطفی صلعم کی تحریر مجھے دی۔

(خاکسار قاضی عبداللہ۔ بی۔ اے۔ علیگ) از لنڈن

جمیع لوکل سکرٹری

صاحبان انجمن ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی اپنی انجمن کے متعلق سالانہ رپورٹ مرتب فرماکر جس قدر جلد ممکن ہوسکے دفتر سکرٹری میں ارسال فرماکر مشکور فرماویں۔ تاکہ جلسہ سالانہ میں مطبوعہ رپورٹ شائع کرنے میں آسانی ہو۔ (نور محمد اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی (۲۶۰) پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپکر مالکان کے لئے شائع ہوا۔